اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
چالیس احادیث کی روشنی میں
برکاتِ رمضان
مصنف:
علامہ عبدالحمید نقشبندی
احباب مصطفائی، کینال ویو، لاہور

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِى

اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری آنکھ نے آج تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے، (نہ دیکھے گی)

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور کسی عورت نے تجھ سی زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرّا پیدا کیا گیا ہے

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَاتَشَاءُ

گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَءُوفًا

اے رسولِ خدا کے دشمن! تُو نے بُرائی کی ہے، کس کی؟ محمد کی، جو سَر تا پا کرم اور نوازش ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے، جو اللہ کا رسُول ہے، اور جس کی عادتِ پاک ہی وفا کرنے کی ہے

رَجَوْتُكَ يَابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّى،

اے آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں نے تیری تمنّا کی ہے،

مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ

میں محبّ کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنّا ہوتی ہے۔

—— شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

چالیس احادیث کی روشنی میں

برکاتِ رمضان

مصنف

علامہ عبدالحمید نقشبندی

ناشر

احبابِ مصطفائی

جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو بلاک A لاہور

0300-8878948 - 0300-8440571

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کردے

نام کتاب .... برکات رمضان
مصنف .... علامہ عبدالحمید نقشبندی
اشاعت .... ستمبر 2008ء
کمپوزنگ .... ورڈز میکر
صفحات 48
تعداد 2000
مطبع .... اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر

احبابِ مصطفائی

جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو بلاک A لاہور

0300-8878948 - 0300-8440571

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اسلام دین فطرت اور دین رحمت ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس امت پر جتنے بھی احکام نافذ کئے گئے ہیں اور جتنی بھی چیزوں سے منع کیا گیا ہے ہر ایک میں خیر اور بھلائی ہے لیکن بعض اوقات انسان کی عقل اور سمجھ کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی جس سے وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پورا کرنے سے اسے کسی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حالانکہ جتنی خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسے میسر ہے وہ اپنا اتنا خیر خواہ کہاں ہو سکتا ہے۔ جتنا پیار اور جتنی محبت والدین اپنے بچوں سے کرتے ہیں اس سے ہزاروں گنا بڑھ کر خالق اپنی مخلوق کا خیر خواہ ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بہت کم لوگ آشنا اور واقف ہیں۔ قرآن حکیم کا یہ ارشاد اس حقیقت کو خوب واضح کر دیتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تم پر دشوار ہے اور ہو سکتا ہے کہ تم پر کوئی چیز شاق گزرے اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز

يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ○ تمہارے نزدیک اچھی ہو اور وہ
(بقرہ: 216) تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ ہی کو
علم ہے اور تمہیں علم نہیں۔

یہ آیت اس حقیقت پر روشنی ڈال رہی ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے عقل کے فیصلوں کو اہمیت نہ دے ورنہ سوائے نقصان اور خسارے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ زندگی بے مقصد کاموں میں ضائع نہ کرے بلکہ قدم قدم پر اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے رکھ کر زندگی کے شب و روز بسر کرے بلکہ اگر واقع وہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا آرزومند ہے تو وہ زندگی کے تمام معاملات میں اس شعر کا مصداق بن جائے۔

مجھے ہوش کب تھی رکوع کی
مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی
کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

اسلام کے بنیادی احکام میں سے روزہ بھی ہے بظاہر یہ عمل مشکل دکھائی دیتا ہے لیکن نتیجے کے طور پر انسان کو کیا کیا برکات حاصل ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کن کن نعمتوں سے ایسے شخص کو نوازا جاتا ہے اس سے کوئی سلیم الفطرت اور سلیم العقل انسان انکار نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ عمل کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ لوگوں پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔
(بقرہ: 183)

اس آیت میں روزہ کے مقصود کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ تقویٰ ایک ایسی دولت ہے جس خوش نصیب کو عطا ہو جائے وہ گویا دنیا و آخرت کی ہر نعمت سے نوازا گیا کیونکہ متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے او جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے دنیا کی ہر چیز اس کی خادم ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پھر یہ مقام عطا فرما دیتا ہے کہ جو ان کی زبان سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ایسا کر دیتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف شاعر مشرق نے اشارہ کیا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

۱ - ارکان اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے پہلے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔ یعنی اس حقیقت کو دل و جان سے تسلیم کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ

کے رسول اور بندے ہیں، ان کے بعد
نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور
رمضان کے روزے رکھنا۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں کو ستون قرار دیا ہے جس طرح کوئی عمارت پانچ ستوں پر قائم ہو۔ اس کا اگر ایک ستون گر جائے تو اس عمارت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس طرح اگر کوئی شخص اسلام کے ان بنیادی چیزوں میں سے کسی ایک یا دو کو بغیر کسی شرعی عذر کے نہیں کرتا تو وہ دین کی عمارت کے ایک ستون کو گرا رہا ہے جو کسی طرح بھی اس کے فائدے کی چیز نہیں۔

2- جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ

(مسلم رقم الحدیث: 2391)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یعنی اس ماہ مقدس میں لوگ کثرت سے نیکیاں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے صدقہ و خیرات

کرتے ہیں جو جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ اور اسی طرح فرمایا: جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں یعنی اس ماہ مقدس میں لوگ برائیوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچتے ہیں جو جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔ مزید اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہربانی یہ ہوتی ہے کہ دلوں میں وسوسے ڈالنے والے شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

3- چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور دیکھ کر عید کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لاَ تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ وَلاَ تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ

(مسلم رقم الحدیث، 2394)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا تذکرہ فرمایا، پھر فرمایا: چاند دیکھے بغیر روزہ مت رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو (روزوں کی) مدت پوری کرو۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ: اس رمضان المبارک کا آغاز بھی چاند کے دیکھنے سے کرو اور اس کا اختتام بھی چاند دیکھنے پر کرو۔

چاند دیکھنے کے بعد دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھنے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالسَّلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ .

اللہ اکبر، اے اللہ ہم پر یہ چاند امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ گزار اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جو تجھ کو پسند ہو اور جس پر تو راضی ہو میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

4-سحری کی فضیلت اور استحباب

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِى السُّحُوْرِ بَرَكَةً .

(مسلم رقم الحدیث، **2445**)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اس حدیث مبارک میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت کچھ نہ کچھ کھا لینے کی برکت اور فضیلت کو بیان فرمایا، بعض لوگ طبیعت کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اور بعض ناواقفیت کی وجہ سے اس برکت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

بعض اوقات سحری نہ کرنے کی وجہ سے بھوک کی شدت کی وجہ سے بہت ضروری کام رہ جاتے ہیں۔ فرائض کو ادا کرنے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس ماہ مقدس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہے۔ لہٰذا روزہ دار سحری ضرور کرے تاکہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت نہ ہو اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کیے ہوئے اس برکت سے محروم نہ

رہے۔

5- روزہ جلد افطار کیا جائے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

(مسلم رقم الحدیث، 2450)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

اس حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ افطار کے وقت غروب آفتاب کا پورے احتیاط کے ساتھ انتظار کیا جائے۔ غروب آفتاب کا یقین ہونے کے بعد مزید تاخیر نہ کی جائے بلکہ فوراً روزہ افطار کیا جائے۔ اس میں اسلام کے رحمت والے پہلو کی طرف اشارہ ہے کہ بلا وجہ نفس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم غروب آفتاب پر پورا ہو گیا لہٰذا نفس کو مزید مشقت میں ڈالنا کوئی تقویٰ نہیں بلکہ تقویٰ جلد افطار کرنے میں ہے۔

6- افطار کے بغیر مسلسل روزے رکھنا منع ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (بغیر افطار کئے روزے پر روزہ رکھنا) سے منع فرمایا، صحابہ نے عرض کیا: آپ تو

(مسلم رقم الحدیث، 2459)

وصال کرتے ہیں (یعنی افطار کئے بغیر روزے پر روزہ رکھتے ہیں) آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں مسلسل روزے رکھنا اس طرح کہ افطار اور سحری کے وقت کچھ نہ کھائے۔ منع فرمایا۔ لیکن آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس طرح کرتے تھے۔ صحابہ کے عرض کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ امام رازی نے اس حدیث کا مفہوم یہ لکھا ہے کہ آپ کو جمال رب کا دیدار کرایا جاتا ہے اور اس دیدار سے آپ اس قدر خوش ہوتے تھے کہ پھر آپ کو کھانے پینے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ یعنی میرا کھانا پینا یہی ہے کہ میں اپنے رب کے جمال کو دیکھ لوں۔

پُرخلوص عبادت کی جائے

اس ماہ مقدس میں چونکہ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر کر دیا جاتا ہے لہٰذا نوافل اور فرائض کو پرخلوص اور احسن طریقے سے ادا کرے اس سلسلے میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ پیش نظر رکھے۔

7- عَنِ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اس قدر قیام کیا کہ آپ

قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۔

(مشکوٰۃ ، ص 108)

کے پاؤں مبارک میں سوجن پیدا ہوگئی آپ سے پوچھا گیا ، آپ اس قدر عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے اور پچھلے (بظاہر خلاف اولیٰ باتوں کی) مغفرت کر دی گئی ہے۔آپ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اس حدیث مبارک سے واضح ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اپنے خالق اور مالک کی عبادت کرتے تھے۔حتیٰ کہ قیام کی صورت میں آپ کے قدم مبارک سوجھ جایا کرتے تھے۔نیز اس حدیث میں آپ نے اپنی کثرت عبادت کی وجہ کو بیان فرمایا کہ میں اتنی کثرت سے اپنے پروردگار کی عبادت اس لئے کرتا ہوں تاکہ اس کی بے شمار اور عظیم نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کروں۔

8- رمضان المبارک کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس

رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ اَفْقَرُ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

(مسلم رقم الحدیث، **2491**)

نے کہا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں عمل ازدواج کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: تو متواتر دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں پھر وہ بیٹھ گیا اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرہ آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: اس کو صدقہ کر دو اس نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے؟ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھلکھلا کر ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جاؤ جا کر اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

اس حدیث مبارک میں کفارہ کی تفصیل بیان فرمائی کہ اگر کوئی شخص قصداً رمضان شریف کا روزہ توڑے تو وہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو جیسا

کہ آج کل غلاموں اور لونڈیوں کا وجود نہیں ہے تو پھر دو مہینے متواتر روزے رکھے۔ اگر ایسا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دو ٹائم پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

لیکن اس حدیث میں ایک غریب آدمی کا ذکر ہے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی طرف سے تقسیم کرنے کیلئے کھجوروں کا ٹوکرہ عطا فرمایا۔ جب اس نے محتاجی کا عذر پیش کیا تو آپ نے فرمایا، جاؤ گھر والوں کو کھلاؤ تمہارے روزے کا کفارہ بھی ادا ہو جائے گا۔

9- رمضان نے عاشورے کا روزہ نفل بنا دیا

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھَا اَنَّ قُرَیْشًا کَانَتْ تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِی الْجَاھِلِیَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصِیَامِہٖ حَتّٰی فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

(بخاری رقم الحدیث، 476)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانے میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے پھر آپ نے فرمایا: جو یوم عاشور کا روزہ رکھنا چاہتا ہے وہ رکھے اور جو چھوڑنا چاہتا ہے وہ چھوڑ دے۔

اس حدیث مبارک نے واضح کیا کہ رمضان المبارک سے پہلے آپ نے خود بھی عاشور کا روزہ لازمی طور پر رکھا اور صحابہ کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔

لیکن جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا: اب یوم عاشور کا روزہ نفل ہے جو رکھنا چاہے رکھ لے ثواب حاصل کرے گا اور جو چھوڑنا چاہتا ہے وہ چھوڑ دے اس چھوڑنے سے وہ گنہگار نہیں ہوگا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اچھے کاموں میں کافروں اور مشرک لوگوں کی مشابہت منع نہیں ہے بلکہ خیر کے کاموں میں ان کی مشابہت بہتر ہے۔ افسوس کہ آج ہم برے کاموں میں ان کی تقلید کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ لیکن ان کے اچھے کاموں میں ان کی تقلید نہیں کرتے حالانکہ یہ چیز مطلوب ہے۔

10 - روزے دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ اچھی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مَرَّتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ رِیْحِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ (گناہ اور دوزخ) سے ڈھال ہے روزہ میں فحش باتیں نہ کرے اور نہ جہالت کی باتیں کرے، اگر کوئی شخص اس سے جھگڑے یا گالی گلوچ کرے تو یہ دوبار کہہ دے میں روزہ سے ہوں اور اس

الْـمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْـوَتَهُ مِنْ اَجْلِي الصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِي بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

(بخاری رقم الحدیث، 477)

ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ دار میرے لئے کھانا، پینا چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش کو ترک کر دیتا ہے۔ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کو گناہوں کے خلاف سپر (ڈھال) قرار دیا ہے جس طرح ڈھال جسم کو دشمن سے بچاتا ہے اسی طرح روزہ انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے مزید ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ باقی اعمال یعنی نماز وغیرہ کا اجر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے عطا فرمائے گا۔ جبکہ روزے کا اجر اور ثواب خود عطا فرمائے گا۔

11-"روزہ داروں کے لئے جنت میں داخل ہونے کا خاص دروازہ"

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ

الـرَّيَّـانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَـوْمَ الْـقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْـرُهُـمْ يُـقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَـقُـوْمُـوْنَ لَا يَـدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْـرُهُـمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

(بخاری رقم الحدیث 479)

ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے دن روزہ دار لوگ اس دروازہ سے جنت میں داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہو گا پکارا جائے گا۔ روزہ دار کہاں ہیں پس وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے ان کے سوا کوئی اس دروازہ سے داخل نہیں ہو گا جب وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پس کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہو گا۔

روزہ تمام عبادات میں ایک اہم عبادت ہے اس میں انسان اپنی پسندیدہ چیزیں چھوڑ دیتا ہے سارا دن محض اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لئے بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بعض اوقات تنہائی کے ایسے لمحات بھی آتے ہیں کہ اس کے پاس اور کوئی نہیں ہوتا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی محبت کی وجہ سے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور نہ ہی اپنی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے تقویٰ والوں کے لئے جنت میں داخل ہونے کا ایک خاص دروازہ رکھا ہے۔ وہ صرف انہیں لوگوں کے لئے ہو گا۔

12-روزہ میں جھوٹ سے پرہیز کیا جائے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور دھوکہ دہی نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

(بخاری رقم الحدیث 486)

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے اصل مقصد کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ روزہ کا مقصد محض کھانا پینا اور خواہش نفس کو ترک کر دینا نہیں ہے بلکہ اصل مقصد حصول تقویٰ ہے اور تقویٰ کی نشانی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کی ہوئی تمام چیزوں سے منہ موڑ لے اور ان سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔ خدانخواستہ روزہ رکھ کر بھی وہ جھوٹ بول رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے دھوکہ کر رہا ہے تو یہ روزہ نہیں اور نہ ہی ایسا روزہ اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوتا ہے۔ بلکہ وہ شخص بے فائدہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔

13-تزکیہ نفس کیلئے روزہ بہترین تدبیر ہے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ

حضرت علقمہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شادی

يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

(بخاری رقم الحدیث، 488)

کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرے کیونکہ نکاح آدمی کی نگاہ نیچی رکھتا ہے۔ شرمگاہ کو بدفعلی سے روکے رکھتا ہے۔ جس کو نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے۔ بے شک وہ نفس کو خواہشات سے خوب روکنے والے ہیں۔

اس حدیث مبارک میں روزے کے فوائد میں سے ایک فائدہ کی طرف آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ روزہ نفسانی خواہش کو کم کر دیتا ہے ظاہر ہے کہ انسان کی یہ خواہش جب کمزور پڑ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جس سے آخرت کی بہتری کی امید کی جا سکتی ہے۔ نیز نکاح کی اہمیت کو اجاگر کیا کہ جو اس کی طاقت رکھتا ہو وہ ضرور ایسا کرے تاکہ نسل انسانی کی بقاء کا راستہ بند نہ ہو۔ ایک اور حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ .

نکاح میری سنت ہے پس جو میری سنت سے منہ موڑے گا وہ میرے راستے پر نہیں ہے۔

14- اسلام کے فرائض چار ہیں

عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مُرْسَلًا قَالَ

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْاِيْمَانِ فَمَنْ اَتٰى بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالصَّوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔ جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ (تین بھی) اس کے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بیت اللہ۔

(مسند احمد بن حنبل، 201/4)

اس حدیث مبارک میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے بنیادی چار فرائض کو بیان فرمایا۔ نیز فرمایا کہ: جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے اور کسی ایک کو چھوڑ دے تو اس کیلئے وہ اداشدہ تین بھی کسی کام کی نہیں۔ اس جملے کا مفہوم اس طرح ہے کہ وہ کسی ایک کا انکار کر کے باقی تین کو ادا کرتا ہے تو اس کا کوئی فرض اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگا۔ لیکن اگر طبیعت کی سستی یا دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وہ کسی ایک کو ادا نہیں کرتا اور اس کی فرضیت کا انکاری نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امید ہے کہ اس کے باقی تین قبول ہو جائیں لیکن جس ایک کو چھوڑ رہا ہے اس کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

15- رمضان میں کون سے اعمال کثرت سے کیئے جائیں

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ آخِرِ شَعْبَانَ وَاسْتَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ وَخَصْلَتَیْنِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْھُمَا، فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ فَشَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرُوْنَہٗ وَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْھُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَتَعُوْذُوْنَ بِہٖ مِنَ النَّارِ ۔

عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں خطبہ ارشاد فرمایا: (اس میں رمضان کے فضائل کو بیان فرمایا۔) کہ اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو، دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔ جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمہ شہادت اور استغفار ہیں اور جن دو کی تمہیں ہروقت ضرورت ہے وہ یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اس کی پناہ مانگو۔

(الترغیب و الترھیب للمنذری، 55/2)

اس حدیث مبارک میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رمضان المبارک میں کیے جانے والے پسندیدہ ترین اعمال کی طرف متوجہ فرمایا۔ فرمایا، کلمہ شہادت جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے اور استغفار یعنی اپنے گناہوں کی بخشش اور مغفرت کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرنا ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ باقی جنت کی طلب اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا یہ ہر انسان کی اپنی ضرورت ہے۔

16- رمضان کا ایک روزہ زندگی بھر کے روزوں سے افضل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِهٖ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ ۔

(بخاری، 259/1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرعی عذر کے بغیر جس نے رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑا تو اس کی فضیلت پانے کیلئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔

اس حدیث مبارک میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزوں کی صورت میں جو انعام فرماتا ہے اگر کوئی شخص قصداً بغیر کسی شرعی عذر کے ایک روزہ چھوڑ دے اور پھر چاہے کہ اس فضیلت کو حاصل کرے اور اس کیلئے پوری زندگی روزے رکھے تب بھی اس فضیلت کو نہیں پا سکتا۔

17- بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَكَلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھول کر

وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

(بخاری رقم الحدیث، 513)

کوئی شخص روزے میں کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

اس حدیث مبارک میں اسلام کے ایک عمومی ضابطے کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بھول پر کوئی گرفت نہیں ہے روزے کی حالت میں اگر کوئی شخص بھول جائے اور کھا پی لے تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھلانے اور پلانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔

18-نماز تراویح کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری رقم الحدیث، 585)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے گا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس حدیث مقدس میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی نماز تراویح کی اہمیت کو بیان فرمایا کہ: جو بھی مومن آدمی ثواب کی نیت سے یعنی محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور آخرت کی بہتری کیلئے یہ بیس رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس عمل کے صدقہ اس کے

تمام سابقہ صغیرہ گناہ معاف فرما دے گا کیونکہ کبیرہ گناہ کیلئے توبہ شرط ہے۔

19-لیلۃ القدر کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری رقم الحدیث: 589)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص لیلۃ القدر کو نماز میں قیام بشرطیکہ وہ مومن ہو اور ثواب کی نیت سے وہ نماز پڑھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اس حدیث مقدس میں رمضان المبارک میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو جو ایک خاص رات عطا فرمائی ہے جس کے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے کہ لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی اہمیت کو واضح فرمایا کہ: اگر کسی مومن کو آخرت کی بہتری اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کیلئے کھڑا ہونا نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے سابقہ صغیرہ گناہ معاف فرما دے گا اور اگر کبیرہ گناہوں کو یاد کر کے اس نے توبہ کی اور توبہ کے شرائط کو پورا کیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قوی امید ہے کہ وہ اس شخص کے کبیرہ گناہ بھی

معاف فرما دے گا۔

20-لیلۃ القدر کی تلاش

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(بخاری رقم الحدیث، 592)

لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ایک خاص حکمت کی وجہ سے اسے ظاہر نہیں کیا لیکن اتنی آسانی ضرور عطا فرمائی کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے اور مزید یہ کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: طاق راتوں یعنی اکیس، تیس، پچیس، ستائیس، انتیس میں سے کوئی ایک رات ہو سکتی ہے، اسے تلاش کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے تمہیں نوازا جائے۔

21-قرآن اور روزہ کی شفاعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اِلٰى رَبِّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں بندہ کیلئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے

اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَشُفِّعَانِ ۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

میرے پروردگار! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے اور دوسری خواہشات سے روکے رکھا۔ لہٰذا میری طرف سے اس کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا۔ لہٰذا میری طرف سے اس کے حق میں شفاعت قبول فرما چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اس حدیث مقدس میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور روزے کی اہمیت کو واضح کیا ہے کہ قیامت کے دن جب نفسا نفسی کی کیفیت ہوگی تو کوئی پرسانِ حال نہیں ہوگا یہ دونوں بڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں بندہ مومن کیلئے شفاعت کریں گے۔ نیز فرمایا: ان دونوں کی شفاعت مسترد نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ قبولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔

22- افطار کرانے والے کا ثواب

عَنْ زَیْدِ ابْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِیًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا کسی غازی یعنی جہاد پر جانے والے کا

(مشکوٰۃ کتاب الصوم) سامان تیار کرے تو اس کو بھی اس کے ثواب جتنا ثواب ملے گا۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی پر معاونت اور مدد کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے کہ کرنے والے کو جتنا اجر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملے گا اس سے معاونت کرنے والا بھی محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو بھی اتنے ہی اجر سے نوازا جائے گا۔

23- افطار کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو اس طرح دعا کرتے اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور اب تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

اس حدیث مبارک اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں امت کیلئے تعلیم ہے کہ اپنے ہر نیک عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کیا جائے اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔ روزہ رکھنا بھی اس کی توفیق اور مہربانی سے نصیب ہوتا ہے اس پر بھی انسان اللہ کا شکر ادا کرے۔

24- اخلاص کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمْآءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهْرُ .

(مشکوۃ کتاب الصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور رات کو قیام کرنے والے بہت سے ایسے ہیں جنہیں ان کی عبادت سے سوائے بے خوابی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اس حدیث مقدس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف متوجہ فرمایا کہ: عمل کتنا عظیم کیوں نہ ہو اگر اس میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کرنے کا جذبہ کارفرما نہ ہو تو وہ عمل بے کار ہے اور اس کا کرنے والا بے فائدہ مشقت کا شکار ہوتا ہے۔

25- سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں سفر کی

السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حالت میں روزہ رکھوں؟ اور حمزہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

اس حدیث مبارک میں اس بات کی وضاحت ہے کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا اور بعد میں رکھنا دونوں جائز ہیں۔ لیکن اتنی بات طے شدہ ہے کہ اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر سفر مشقت اور پریشانی والا ہو تو پھر روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

26- مشقت والے سفر میں روزہ رکھنا تقویٰ نہیں ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ کراع الغمیم کے مقام پر پہنچے، دوسرے لوگ بھی روزہ سے تھے۔ چنانچہ آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ میں لے کر خوب

بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

بلند کیا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے اسے دیکھا پھر آپ نے وہ پانی پی کر روزہ افطار کرلیا۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ افطار نہیں کیا بلکہ ابھی تک، روزہ سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ لوگ پکے گنہگار ہیں وہ لوگ پکے گنہگار ہیں۔

اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور بلا وجہ اپنے آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

مشقت والے سفر میں جب اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑ کر آئندہ رکھنے کی اجازت دے دی ہے تو اس رخصت سے فائدہ اٹھانے والا ہی متقی ہوگا۔

27-شوال کے چھ روزوں کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ ۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے عمر بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے

والے کی طرح ہوگا۔

اس حدیث مبارک سے واضح ہوا کہ جو خوش نصیب رمضان کے فرض روزے رکھنے کے بعد شوال کے مہینے میں چھ روزے نفلی مزید رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صائم الدھر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی طرح لکھا جاتا ہے۔

28- پیر اور جمعرات کا روزہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ ۔
(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عمل پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے ہوں۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ بندوں کے اعمال صبح اور شام فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں تطبیق اور موافقت اس طرح ہے کہ روزانہ تفصیلاً بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور ان دو دنوں میں مجموعی اور اجمالی طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

بہر حال آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش کہ جب میرے

اعمال پیش ہوں تو میری آرزو ہے کہ میں روزہ سے ہوں کتنی حسین اور فکر انگیز ہے اس کی چاشنی اور اہمیت کو جاننا صرف آخرت کی فکر رکھنے والے لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔

29- یوم عاشور کا روزہ آپ نے کیوں رکھا؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینۃ المنورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشور کے دن روزہ رکھتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا اس دن کی کیا حقیقت ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو یہودیوں نے کہا کہ یہ بڑا عظیم دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن روزہ رکھا اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں؟ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم موسیٰ علیہ السلام سے

(مشکوٰۃ کتاب الصوم) زیادہ قریب اور ان کی طرف سے (بطور شکر روزہ رکھنے کے) زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ نے یوم عاشور کو خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اس حدیث مقدس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ کسی قوم پر انعام فرمائے اس دن کو یاد رکھا جائے اور اللہ تعالیٰ کے انعام پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اس کائنات کی عظیم نعمتوں میں سے بلکہ تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے۔ لہٰذا اس دن کو یاد رکھنا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا یہ سنت نبوی ہے۔

بعض ناواقف اور دین سے بے بہرہ لوگ محض اپنے تعصب اور بد باطنی کی وجہ سے عوام الناس میں یہ غلط فہمی پیدا کرتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کا دن منانا اور خوش ہونا بدعت ہے حالانکہ خود ان کا یہ جملہ کہنا بدعت ہے کیونکہ بدعت سنت کے خلاف عمل کو کہتے ہیں اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر والی حدیث سے واضح ہو چکی ہے۔

30-لیلۃ القدر کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں جان لوں کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔
(مشکوۃ کتاب الصوم)

میں کیا کہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو۔ اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے۔

اس حدیث مبارک میں ام المومنین رضی اللہ عنہا کا سوال کرنا کہ کون سی دعا کروں۔ اس رات کی اہمیت پر دلالت ہے کہ اس عظیم نعمت سے اس کے شایان شان فائدہ کیسے اٹھایا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے معافی کی درخواست کی تلقین کی کیونکہ جس کو یہ نعمت مل جائے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

31- اعتکاف کی اہمیت

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازوج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دس روز کیلئے تن اختیار کر کے مسجد میں بیٹھنا اعتکاف کہلاتا ہے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینۃ المنورہ میں دس سال گزارے ہیں۔ آپ ہر رمضان المبارک کو آخری

عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ اس سے اعتکاف کی اہمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق عبادت و بندگی کا پتہ چلتا ہے۔ باوجود اس کے کہ آپ گناہوں سے معصوم ہیں پھر بھی سب سے زیادہ شوق اور ذوق سے عبادت کرتے۔

32- اللہ تعالیٰ کا انعام

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ)

(السجدہ 17)

(بخاری رقم الحدیث: 3244)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا کھٹکا گزرا ہے اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ ''سو کوئی نفس نہیں جانتا کہ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیزیں چھپا رکھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے معاملات بندوں سے اوجھل ہیں۔ بندہ کو نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کے کرنے پر کیا انعام اپنے نیک بندوں کیلئے تیار کیا ہے۔ اس لئے جو صالح بندے اپنے خالق کا حکم اس طرح مانتے ہیں جس طرح اس نے کرنے کا حکم دیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سوچ سے بھی زیادہ دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

33-صدقہ وخیرات کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ وَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهٖ کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

(البخاری، 189/1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی کو قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں دست قدرت سے قبول فرماتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کیلئے اس کو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہو جائے۔

رمضان المبارک میں چونکہ نفل کا ثواب فرض کے برابر ہو جاتا ہے اور فرض کو ستر فرض کے برابر بڑھا دیا جاتا ہے لہٰذا بندہ مومن کو اپنے پاک مال میں سے کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اسے نصیب ہوں۔ بقول شاعر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

34- صدقہ کا دنیاوی فائدہ

عَنْ عُمَرِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ تَمْنَعُ مَیْتَۃَ السُّوْءِ ۔

حضرت عمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھا دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

(مجمع الزوائد 110/3)

اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ جو شخص اپنی عمر میں طول کا خواہش مند ہو کہ وہ زیادہ دیر زندہ رہے اور بری موت سے محفوظ رہے اسے کثرت سے اپنے پاکیزہ اور حلال مال سے مخلوق خدا پر خرچ کرنا چاہئے تاکہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے ان سچے کلمات کی برکات سے وہ مالا مال ہو۔

35- صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ فِی السِّرِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی نسبت کو مضبوط کرو۔ کثرت سے اس کا ذکر کرو اور کثرت سے خفیہ اور ظاہراً صدقہ

وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا ۔

(السنن الکبری بیہقی، 171/3)

کرو۔ایسا کرو گے تو تمہیں اجر دیا جائے گا قابل ستائش رہو گے یعنی مخلوق تمہاری تعریف کرے گی اور تم روزی دیئے جاؤ گے یعنی رب تمہیں قاسم بنا دے گا کہ تمہارے ہاتھ سے مخلوق پر تقسیم کرے گا۔

عام طور پر ناسمجھ لوگ صدقہ وخیرات سے ڈرتے ہیں کہ شاید اس سے مال کم ہوتا ہے۔حقیقت اس کے خلاف ہے صدقہ سے نہ صرف مال بڑھتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں عزت اور وجاہت بھی عطا فرماتا ہے۔حاتم طائی کا نام آج تک زندہ وتابندہ ہے۔سخاوت اسے مٹنے نہیں دیتی بلکہ جب بھی سخاوت کی بات ہوگی حاتم طائی کا بھی ذکر ہوگا۔

36-والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکوثواب ملتا ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا اَنْ يَّجْعَلَهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی نفلی صدقہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے

عَنْ وَّالِدَيْهِ اِذَا كَانَ مُسْلِمَيْنِ فَيَكُوْنُ لِوَالِدَيْهِ اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُ اُجُوْرِهِمَا بَعْدَ اَنْ لَّا يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمَا شَيْئًا ۔

(کنز العمال، 380/6)

دے۔ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور صدقہ کرنے والے کو ان دونوں کے اجروں کے برابر ثواب ملے گا اور والدین کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ جو خوش نصیب اپنے والدین کیلئے ان کے فوت ہونے کے بعد صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبولیت کا درجہ عطا کرتا ہے اور اس کے والدین کو وہ ثواب پہنچ جاتا ہے اور یہ صدقہ کرنے والا محروم نہیں بلکہ والدین کے مجموعی ثواب کے برابر اس کو بھی اللہ تعالیٰ ثواب اور اجر عطا فرما دیتا ہے۔

37- صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّاَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّيْ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ

(بخاری، 152/1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری حضرت داؤد

علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گزارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر کرتے۔

اس حدیث مبارک میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ انبیاء علیہم اسلام میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں اور نمازوں کی طرف متوجہ فرمایا اور فرمایا کہ: یہ روزے اور اس طرح نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے چونکہ ان روزوں اور نمازوں میں اعتدال اور میانہ روی ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اسلام ہر عبادت میں اعتدال اور میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔

38- نماز تہجد کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ مَنْ يَسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَ لَهٗ؟

(ترغیب و ترھیب، 38)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا پروردگار عزوجل اپنی شان کے ساتھ ہر رات پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری پہر ہو۔ پھر وہ فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت

طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟

اس حدیث میں رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی عبادت اور بندگی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ وہ لمحہ ایسا ہے کہ رب کی رحمت خود آواز دے کر بندوں کو خیرات مانگنے کی ترغیب دیتی ہے لیکن کم ہی خوش نصیب اس لمحہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

39-توبہ اور استغفار کی کثرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔

(ریاض الصالحین باب التوبہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی قسم میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں اس کے باوجود آپکا اتنی کثرت سے استغفار اور توبہ امت کو متوجہ کرنے کیلئے ہے اور انہیں ترغیب دینے کیلئے ہے۔

40-غصہ پر قابو پانے کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ، لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔

(ریاض الصالحین۔ باب الصبر)

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو گرا دے بلکہ حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

بحضورِ سرورِ کونین ﷺ

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ

اے اللہ کے محبوب ﷺ! میری آنکھ نے آج تک تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے (نہ دیکھے گی)

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ ﷺ کو خود آپ ﷺ کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا رَءُوْفًا

اے رسولِ خدا کے دشمن! تو نے برائی کی ہے کس کی؟ محمد ﷺ کی جو سر تا پا کرم اور نوازش ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

جس نے ہر ایک پر مہربانی کی ہے جو اللہ کا رسول ہے اور جس کی عادت پاک ہی وفا کرنے کی ہے۔

رَجَوْتُكَ يَابْنَ اٰمِنَةَ لِاَنِّىْ

اے آمنہ کے لال ﷺ! میں نے تیری تمنا کی ہے

مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَا

میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے۔

شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا

طلعت سے زمانہ کو پُر انوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وُہ جلوے
آئینوں کو جن جلوؤں نے دیوار بنایا

وہ جنس کیا جس نے، جسے کوئی نہ پوچھے
اُس نے ہی مرا تجھ کو خریدار بنایا

اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اُسے مطلعِ انوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا، مالک و مختار بنایا

اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت
عاصی کا تمہیں حامی و غمخوار بنایا

آئینہ ذاتِ احدی آپ ہی ٹھہرے
وہ حسن دیا ایسا طرحدار بنایا

انکے لب رنگیں کی نچھاور تھی جس نے
پتھر میں حسن لعلِ پُر انوار بنایا

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار اُن کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

مر ہی جاؤں میں اگر اُس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یا ربّ اسیرانِ قفس
آ چکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا رَوَا ہو گا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

خلد کیسا نفسِ سرکش! جاؤں گا طیبہ کو میں
بد چلن ہٹ کر کھڑا ہو مجھ سے رستہ چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

حشر میں ایک ایک کا منہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

سلام رضا

مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دلوہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تاابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سُہانی گھڑی چمکا طَیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اَسریٰ کے دُولہا پہ دائم درُود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گُزر کی قسم
اُس کفِ پاک حُرمت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہمارا مشن

- دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے پر حکمت طریقے سے بلا امتیاز مخلوق خدا کو پہنچایا جائے۔
- فرقہ وارانہ تعصّبات سے بچتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں مثبت اور تعمیری لٹریچر شائع کیا جائے۔
- نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق مریض سے نہیں بلکہ مرض سے نفرت کی جائے۔
- مسلمانوں کے مختلف طبقات میں جہالت یا غیروں کی وجہ سے پائے جانے والے تعصب
- اور سختی کو ختم نہیں تو ممکن حد تک کم کرنے کی کوشش کی جائے۔
- قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کے تعلق کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کی کوشش کی جائے
- فکر آخرت کو شعوری سطح پہ اجاگر کرنے کی سنجیدہ کوشش کی جائے۔
- نوجوان نسل کو بے راہ روی اور دین دشمن لوگوں کے پیدا کردہ خرافات سے بچانے کیلئے جدید ذرائع کو استعمال میں لایا جائے۔
- قرآن اور سنت جو سرچشمۂ ہدایت ہیں ان کی روشنی عام کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ دروس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔
- دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثبت اور تعمیری انداز میں خدمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے کام میں ممکن حد تک معاونت کی جائے۔

احباب مصطفائی

مرکزی دفتر جامع مسجد نور مصطفوی اے بلاک کینال ویو لاہور